تبرکاتِ اسلاف : از افادات ـ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

انتخاب : حافظ محمد عمار خان ناصر

عصمتِ انبیاءؑ کے بارے میں اہلِ اسلام کا عقیدہ

تبرکاتِ اسلاف کے عنوان سے بزرگانِ دین اور سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کے علمی تبرکات و نوادر پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ اس ضمن میں قارئین کی طرف سے بھیجے جانے والے تبرکات و نوادر بھی شکریہ کے ساتھ شائع کیے جائیں گے۔

——— (ادارہ)

یہ ظاہر ہے کہ کوئی کسی کا مقرب جبھی ہو سکتا ہے جب کہ اس کی موافق مرضی ہو۔ جو لوگ مخالف مزاج ہوتے ہیں قربت و منزلت ان کو میسر نہیں آ سکتی چنانچہ ظاہر ہے۔

مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص یوسفِ ثانی اور حسن میں لاثانی ہو پر اس کی ایک آنکھ مثلاً کانی ہو تو اس ایک آنکھ کا نقصان تمام چہرہ کو بدنما اور نازیب کر دیتا ہے۔ ایسے ہی اگر ایک بات بھی کسی میں دوسرے کے مخالف مزاج ہو تو ان کی اور خوبیاں بھی ہوئی نہ ہوئی برابر ہو جائیں گی۔

غرض ایک عیب بھی کسی میں ہوتا ہے تو پھر محبوبیت اور موافقت طبیعت و رضا متصور نہیں جو امید تقرب ہو اس لیے یہ بھی ضرور ہے کہ انبیاء اور رسل سراپا اطاعت ہوں اور ایک بات بھی ان میں خلاف مرضی خداوندی نہ ہو۔ اسی وجہ سے ہم انبیاء کو معصوم کہتے ہیں اور اس کہنے سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ ان میں گناہ خداوندی کا مادہ اور سامان ہی نہیں کیونکہ ان میں جب کوئی صفت بُری ہی نہیں تو پھر ان سے بُرے افعال کا صادر ہونا بھی ممکن نہیں اس لیے کہ افعال اختیاری تابع صفات ہوتے ہیں۔ اگر سخاوت ہوتی ہے تو داد و دہش کی نوبت آتی ہے اور اگر بخل ہوتا ہے تو کوڑی کوڑی جمع کی جاتی ہے، شجاعت میں معرکہ آرائی اور بزدلی میں پسپائی ظہور میں آتی ہے۔

ہاں یہ بات ممکن ہے کہ بوجہ سہو یا غلط فہمی جو گاہ گاہ[1] بڑے بڑے عاقلوں کو بھی پیش آ جاتی ہے اور سوائے خداوند علیم و خبیر اور کوئی اس سے منزہ نہیں کسی مخالف مرضی کام کو موافقِ مرضی اور موافقِ مرضی کو مخالف مرضی سمجھ جائیں اور اس وجہ سے بظاہر خلاف مرضی کام ہو جائے تو ہو جائے یا بوجہ غلبۂ محبت مطاع ہی مخالفت کی نوبت آ جائے گی۔ اس کو گناہ نہیں کہتے۔ گناہ کے لیے یہ ضرور ہے کہ عمداً مخالفت کی جائے۔ بھول چوک کو لغزش کہتے ہیں گناہ نہیں کہتے۔ یہی وجہ ہے کہ موقعہ عذر میں

[1] مثلاً اپنا مخدوم اپنے برابر بٹھلائے اور یہ بوجہ ادب برابر نہ بیٹھے۔

یہ کہا کرتے ہیں کہ میں بھول گیا تھا یا میں سمجھا نہ تھا اگر بھول چوک بھی گناہ ہی ہوا کرتا تو یہ عذر اور الٹا اقرارِ خطا ہوا کرتا عذر نہ ہوا کرتا۔

جب یہ بات واضح ہو گئی کہ افعال تابع صفات ہیں تو اب دو باتیں قابلِ لحاظ باقی رہیں۔ ایک اخلاق یعنی صفاتِ اصلیہ دوسرے عقل و فہم۔ اخلاق کی ضرورت تو یہیں سے ظاہر ہے کہ افعال جن کا کرنا کرانا عبادت اور اطاعت اور فرمانبرداری میں مطلوب ہوتا ہے ان کا بھلا برا ہونا اخلاق کی بھلائی برائی پر موقوف ہے اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ اصل میں بھلی اور بری اخلاق و صفات ہی ہوتی ہیں۔

اور عقل و فہم کی ضرورت تو اس لیے ہے کہ اخلاق کے مرتبے میں موقع بے موقع دریافت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ افعال میں بوجہ بے موقع ہو جانے کے کوئی خرابی اوپر سے نہ آ جائے۔ دیکھیے سخاوت اچھی چیز ہے لیکن موقع میں صرف ہونا پھر بھی شرط ہے اگر سائلین اور مستحقین کو دیا جائے تو فبہا ورنہ رنڈیوں اور بھڑووں کو دینا یا شراب خواروں اور بھنگ نوشوں کو عطا کرنا کون نہیں جانتا کہ اور برائیوں کا سامان ہے۔ وجہ اس کی بجز اس کے اور کیا ہے کہ بے موقع صرف ہوا۔

بالجملہ افعال ہرچند تابع صفات ہیں لیکن موقع بے موقع کا پہچاننا بجز عقلِ سلیم و فہمِ مستقیم ہرگز متصور نہیں۔ اس لیے ضرور ہے کہ انبیاء میں عقل کامل اور اخلاقِ حمیدہ ہوں۔ ظاہر ہے کہ جب اخلاق حمیدہ ہوں گے تو محبت بھی ضرور ہوگی کیونکہ خلق حسن کی بنا محبت ہی ہے اور جب موقع اور محل کا لحاظ ہے اور عقل کامل موجود ہے تو پھر خدا سے بڑھ کر اور کون سا موقع سزاوار محبت ہے گا مگر خدا کے ساتھ محبت ہوگی تو پھر عزم اطاعت و فرمانبرداری بھی ضرور ہوگا جس کو

انجام یہی نکلے گا کہ ارادہ نافرمانی کی گنجائش ہی نہیں اور ظاہر ہے کہ اسی کو معصومیت کہتے ہیں۔

بقیہ: تعارف و تبصرہ

اور ذمہ داریاں کیا ہیں اور اس کی زندگی کس انداز سے بسر ہونی چاہیے۔" اصل شادی کارڈ" کا ایک ایڈیشن انتہائی خوبصورت سنہری ٹائٹل کے ساتھ بھی شائع کیا گیا ہے جس کے بارے میں خواجہ صاحب کی خواہش یہ ہے کہ لوگ شادی کے موقع پر مروجہ رنگین اور مزین شادی کارڈوں کی بجائے اس کتابچہ کے ٹائٹل پر پروگرام چھپوا کر عزیزوں کو بھجوائیں تاکہ خوبصورت شادی کارڈ کا شوق بھی پورا ہو جائے اور اصلاح و دعوت کا ثواب بھی حاصل ہو۔ بہرحال یہ ایک اچھا جذبہ و کوشش ہے جس کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے۔

مدنی کتب خانہ کا انقلابی قدم

عظیم خوشخبری

مدنی کتب خانہ کی تازہ ترین اشاعت اور وقت کی اہم ضرورت "تنقیح التقلید" (از امام المناظرین حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ) اور "وعظ دین پوری" چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہے۔ علاوہ ازیں مدینہ منورہ سے "مسند حمیدی" کے چند سیٹ دستیاب ہوئے ہیں "حسام قادری" بھی چھپ چکی ہے۔ پاکستان کے ہر چھوٹے بڑے اور بیرونی ممالک مثلاً مصر ایران عراق سعودی عرب وغیرہ کی جملہ کتب تاجرانہ و رعایتی نرخوں پر دستیاب ہیں۔ علماء و طلباء کو خاص رعایت دی جاتی ہے

رابطہ کیجیے: **ناظم مدنی کتب خانہ**
النور مارکیٹ، اردو بازار، گوجرانوالہ